(قسط نمبر ۲)

ڈاکٹر سید زاہد علی واسطی، ملتان

ازدواجی تعلقات اور
شوہر بیوی کیلئے ضروری تنبیہات و ہدایات
(تنبیہ الزوجین)

نیو ورلڈ آرڈر

گردش شام و سحر اس وقت کو قریب ترلا رہی ہے جب یہود استعمار کا معاشرتی حربہ نیو ورلڈ آرڈر مسلمانوں کو آہستہ آہستہ اپنے آہنی شکنجہ میں جکڑے گا۔ تاریخ عالم گواہ کہ جس قوم نے قادر مطلق کی متابعت اور اس کے نہ بدلنے والے قوانین کی بجائے دوسرے راستے اختیار کئے وہ یا تو آہستہ آہستہ مٹتی چلی گئی یا اچانک کسی عذاب الٰہی سے نابود ہو گئی۔ مغربی غیر مسلم ممالک شروع سے اسلام کے خلاف جدوجہد میں مصروف رہے جب بھی موقع ملا کبھی نہ چوکے۔ اسکے برعکس اسلام نے اس کی شروع ہی سے نفی کی۔ اب سے بڑا مسئلہ اسلامی اقدار کا ہے۔ مادہ پرست رویئے کی طاقت پر انحصار کرنے والا معاشرہ وقتی طور پر گلچھرے اڑا لیتا ہے۔ مگر خالق کائنات کے ارادے اور منشاء کے مطابق گامزن نہیں رہتا۔ وہاں حالات سے بیزاری اور یاسیت کے علاوہ کسی بہتری کی توقع کر لینا کھلے الفاظ میں راہ مستقیم سے ہٹ جانے کے مترادف ہے۔ نیو ورلڈ آرڈر کے کیمیاگروں نے مختلف سبز باغ ہمیں بیوقوف بنانے کیلئے تیار کئے۔ جن میں ''خواتین کا عالمی دن'' مزدوروں کا دن اور ''ویلنٹائن ڈے'' جیسی ترغیبات ہمارے بھولے بھالے اذہان کو شیشہ میں اتارنے کے لئے کافی ہیں۔ اور ہم پر اپنی برتری دکھانے کے لئے ایک اور منصوبے کی سوچی سمجھی اسکیم ہے۔

خواتین کا عالمی دن:

ایک صدی پہلے کی بات ہے کہ نیویارک میں ملبوسات کے ایک کارخانے میں جہاں سینکڑوں عورتیں کام کرتی تھیں اپنی تنخواہوں اور مراعات میں اضافے کے لئے ہڑتال کر دی۔ وہاں پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ ۱۹۱۰ء میں پہلی مرتبہ ایک بین الاقوامی کانفرنس (جس میں امریکہ اور یورپ کے چند ممالک کی دیدہ دلیر عورتیں شریک تھیں) ہوئی اور ایک قرارداد پیش ہوئی کہ ہر سال 8 مارچ کو خواتین کا عالمی دن منایا جائے۔ جسے ۱۹۵۶ء میں اقوام متحدہ کی ڈرامہ پارٹی نے منظور کر لیا اور اس پر عمل بھی ہونے لگا (واضح رہے یہ وہی اقوام متحدہ ہے جس نے کشمیر، بوسنیا، چیچنیا کے مسلمانوں کی قراردادیں کوڑے کی ٹوکری میں پھینک رکھی ہیں کیونکہ یہ مسلمانوں کی بقاء سے متعلق تھیں) مگر ہمارے سیدھے سادے مسلمان اس بات کو نہیں سمجھتے اور ''ویلنٹائن ڈے'' اور ''خواتین کا دن'' خوب مناتے ہیں حالانکہ ہمارا

ان خرافات سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

مرد اور عورت رفیق کار ہیں:

8 مارچ ۲۰۰۲ء کے ایک کثیرالاشاعت روزنامہ نوائے وقت نے ''اسرار ایوب'' کا ایک مضمون شائع کیا۔ جس نے خواتین کے عالمی دن منانے کے لئے قرآن پاک کا حوالوں سے یہ ثابت کرنے کی گمراہ کن کوشش کی قرآن کہتا ہے کہ مرد کو عورت سے افضل قرار دینا غلط ہے اور ایسا کہنا بھی احکامات الٰہی کا مذاق اڑانے کے مترادف ہے۔ یہ شخص لکھتا ہے کہ آج کل کا مسلمان قرآن کی روشنی میں روایات کو پڑھنے کی بجائے روایت کی روشنی میں قرآن پڑھتا ہے۔ یعنی مرد کو عورت سے افضل قرار دینا صرف ایک روایت ہے قرآن کا حکم نہیں۔ مزید لکھتا ہے کہ سورۃ النساء کی آیت ''الرجال قوامون علی النساء'' کا ترجمہ کہ ''مرد عورتوں پر حاکم و مسلط ہیں'' کو درست تسلیم کر لینا اسلام کی بلند و بالا عمارت کو زمین بوس کرنے کے مترادف ہے کیونکہ قرآن کے مطابق کسی انسان کو کسی دوسرے انسان پر حاکم بننے یا حکومت کرنے اور مسلط ہونے کا حق نہیں ہے۔ بلکہ اس کا مطلب ہوتا ہے کہ مرد اور عورت رفیق کار ہیں۔

دور ملوکیت کی سازش:

''اسرار ایوب'' لکھتا ہے کہ دراصل عورت کو نیچا دکھانے کا کام دور ملوکیت میں شروع ہوا تھا۔ اس دور میں ملوکیت میں بڑی گہری سازش کے تحت اسلام کو عیسائیت، یہودیت، مجوسیت کا مرقع بنا دیا۔ توریت اور انجیل کی روشنی میں روایت مرتب کی گئیں اور عورتوں کو کمتر ثابت کرنے کیلئے ان سب کو رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ سے منسوب کر دی گئیں۔ ان روایات کی رو سے عورت اور مرد کی برابری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ الغرض ''جو چاہے سو اس کا حسن کرشمہ ساز کرے''، ہمارے ہاں کوئی قانون ایسا نہیں جو ایسی باتیں کرنے والے سے باز پرس کرے۔ جیسا کہ اس کم علم انسان نے اسلامی تقویم کو دور ملوکیت کی سازش بتایا۔ یہی بات نہیں بلکہ اس کا لہجہ بھی دور یہودیت و نصرانیت کی ترجمان میں رطب اللسان ہے۔

بات یہ ہے کہ جب کوئی شخص فکر و عمل کے فطری اور حقیقی جادے سے اکھڑ جاتا ہے تو وہ معکوس روشنیوں کا راہی بن جاتا ہے بلکہ طرفہ تماشوں میں اضحک بوالعجبیوں کی آماجگاہ بن جاتا ہے۔ اور مذموم و مذعوم اور شنیع طریقوں سے دلیل و برہان سے نہ سہی مگر لفظی فنکاری سے ضرور جہد آزمائی کرتا رہتا ہے۔ ایسے حتمی اور قطعی طریقوں سے تغلیط و تکذیب کرنے والے دین کے صریح دشمن ہیں۔

قرآنی آیات کے غلط حوالے:

اسرار ایوب عالمی یوم خواتین میں اپنے مقالہ نگاری کے جوہر دکھانے کے لئے قرآن پاک کے غلط حوالے دیتا ہے تاکہ خواتین اس کے مضمون پڑھ کر گمراہ ہوتی رہیں۔ سورۃ النساء ۳۴ ''مرد عورتوں پر حکام ہیں'' کو غلط ثابت

(ترجمہ) کرنے کے لئے لکھتا ہے۔

قرآن کے مطابق ''کسی انسان کو بھی کسی دوسرے انسان پر حکومت کرنے کا حق حاصل نہیں'' (العمران۔ ۷۹) حالانکہ العمران۔۷۹ میں کہیں ایسی بات نہیں لکھی ترجمہ۔ ملاحظہ فرمائیے۔

''کسی انسان کا یہ کام نہیں ہے کہ اللہ تو اس کو کتاب اور حکم اور نبوت اور وہ لوگوں کو کہے کہ اللہ کی بجائے تم میرے بندے بن جاؤ۔''

اس آیت میں تو یہ قاعدہ کلیہ بتایا گیا ہے کہ ایسی تعلیم جو اللہ کے سوا کسی اور کی بندگی سکھاتی ہے اور کسی بندے کو بندگی کی حد سے بڑھا کر خدائی کے مقام تک لے جاتی ہے وہ کسی پیغمبر کی دی ہوئی تعلیم نہیں ہو سکتی۔

مزید لکھتا ہے کہ قرآنی تقسیم کار کی رو سے مردوں پر یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ وہ عورتوں کی ضروریات زندگی پوری کریں اور زبانی تنبیہ کے باوجود عورتیں سرکشی کریں (قرآن کی نافرمانی) تو انہیں نظر بند کر دو۔ پھر بھی باز نہ آئیں تو انہیں جسمانی سزا دو۔ وہ کہتا ہے کہ جس کا مطلب یہ نکالا جاتا ہے کہ اگر عورتیں اپنے شوہر کی نافرمانی کریں تو شوہر انکو لتھاڑیں۔ وہ کہتا ہے کہ یہ مفہوم سراسر جہالت پر مبنی ہے کیونکہ یہاں بات میاں بیوی کی ہو ہی نہیں رہی بلکہ عام مردوں (الرجال) اور عام عورتوں (النساء) کی ہو رہی ہے۔ یعنی یہ حکم عائلی زندگی (میاں بیوی کی زندگی) کے متعلق ہے ہی نہیں بلکہ معاشرتی زندگی کے متعلق ہے۔ لہٰذا عورتوں کو سزا دینا کسی فرد کا کام نہیں بلکہ عدالت کا کام ہے۔ وہ مثال دیتا ہے کہ جیسے سورۃ المائدہ 38 میں ہے کہ کہ چور مرد اور چور عورت کے ہاتھ کاٹ ڈالو اور اس کا تخاطب صرف عدالت ہی کیلئے ہے نہ کہ ہر انسان کیلئے۔ اسی طرح سرکش عورتوں کو سزا دینے کا مسئلہ بھی عدالت کیلئے ہے نہ کہ ہر مرد کیلئے۔

قرآنی آیات کے درست حوالے: ہم سب سے پہلے سورۃ النساء کی آیات ۳۴۔ اور ۳۵ کا ترجمہ پیش کرتے ہیں (تفہیم القرآن۔ معالم القرآن) ترجمہ: مرد عورتوں پر قوام ہیں (قوام یا قیم اس شخص کو کہتے ہیں' جو نظام کو چلائے یا نگہبانی کرے۔ ضروریات مہیا کرے) اس بناء پر اللہ نے ان میں سے ایک دوسرے پر فضیلت دی ہے (یعنی ایک صنف (عورت کو کم دی کیونکہ خاندانی نظام چلانے میں مرد ہی قوام ہونے کی اہلیت رکھتا ہے۔ عورت فطرۃ ایسی بنائی گئی ہے کہ اسے خاندانی زندگی میں مرد کی نگہبانی کے تحت رہنا پڑتا ہے) اور اس بناء پر کہ مرد اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔ پس جو صالح عورتیں ہیں وہ اطاعت شعار ہوتی ہیں اور مردوں کے پیچھے اللہ کی حفاظت میں ان کے (مردوں کے) حقوق کی حفاظت کرتی ہیں اور جن عورتوں سے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو انہیں سمجھاؤ۔ خواب گاہوں میں ان سے علیحدہ رہو اور مارو پھر اگر وہ تمہاری مطیع ہو جائیں تو ان پر دست درازی نہ کرو۔ اوپر اللہ موجود ہے جو بڑا بالا تر ہے اور اگر تم لوگوں کو کہیں میاں اور بیوی کے تعلقات بگڑنے کا اندیشہ ہو تو حکم (گھر کے مرد) کے رشتہ داروں میں سے ایک مرد اور ایک عورت کے رشتہ داروں میں سے مقرر کر دو۔ دونوں اصلاح کرنا چاہیں تو اللہ ان کے درمیان موافقت کی صورت

نکال دے گا۔ (النساء ۳۵-۳۴)

یہ ترجمہ ان آیات کا ہے جن کے غلط ترجمے اخبار میں قوانین کے عالمی دن کے سلسلے میں اسرار ایوب نے لکھے۔ وہ لکھتا ہے کہ ان آیات میں کہیں میاں بیوی کا ذکر نہیں ہے بلکہ عام مرد اور عورت کا ہے جو معاشرے کے فرد ہیں اس عقلمند کو خدا عقل کے ناخن دے واھجروھن فی المضاجع کا مطلب کیا ہے؟ (خواب گاہوں میں ان سے علیحدہ رہو) اب بتاؤ! خواب گاہوں میں صرف بیوی کے ساتھ شوہر رہتا ہے یا کسی چلتی پھرتی یا پڑوس کی عورت کے ساتھ مرد رہ سکتا ہے؟

حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ''بہترین بیوی وہ ہے جب تم اسے دیکھو تو تمہارا جی خوش ہو جائے۔ جب تم اسے کسی بات کا حکم دو' وہ تمہاری اطاعت کرے' اور جب تم گھر میں نہ ہو تو وہ تمہارے پیچھے تمہاری عزت' مال اور اپنے نفس کی حفاظت کرے۔

واضربوھن لفظ کے معنی سوائے مارنے یا پیٹنے کے اور کیا ہیں اس کے باوجود نبی ﷺ نے فرمایا جہاں ہلکی تدبیر سے اصلاح ہو سکتی ہے تو وہاں سخت تدبیر سے کام نہ لیا جائے۔ تاہم بعض عورتیں ایسی ہوتی ہیں جو پٹے بغیر درست نہیں ہوتیں۔ ایسی حالت میں نبی ﷺ نے ہدایت فرمائی کہ ''منہ پر نہ مارا جائے۔ بے رحمی سے نہ مارا جائے اور ایسا نہ مارا جائے کہ جسم پر نشان پڑ جائے۔'' اسرار ایوب نے بے جا عورتوں کے معاملہ میں قرآن اور احادیث کا مذاق اڑایا۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے اور راہ راست پر لائے۔ ایک بات جو انہوں نے کہی ہے کہ عدالت میں جانے کی ضرورت ہوتی ہے چونکہ چوری اور زنا کی سزا چور اور زانی کو عدالت ہی دے سکتی ہے تو معلوم ہونا چاہیے کہ میاں بیوی کی ناچاقی اگر درست نہ ہو تب بھی خلع یا طلاق کے لئے عدالت کے در کھلے ہیں۔

میت کا ترکہ: اپنے اسی ہی مضمون میں عورتوں کی خوشنودی کے لئے لکھتا ہے کہ عورت کو مرد سے کم تر ثابت کرنے کے لئے ایک دلیل یہ دی جاتی ہے کہ میت کا ترکہ میں بیٹے کا حصہ بیٹی سے دوگنا ہے۔ لیکن اس آیت میں (النساء-۱۱) میں یہ بھی لکھا ہے کہ کہ اگر میت کی اولاد ہو تو اس کے ماں باپ کا حصہ برابر ہوگا اور اگر اولاد نہ ہو تو ماں کا حصہ باپ کے مقابلے میں دوگنا ہوگا۔

اس کنفیوزڈ شخص کو خود کچھ معلوم نہیں' نہ اس کی سمجھ میں آتا ہے' نہ قرآن پاک کو سمجھنے کا ادراک ہے اپنی جانب سے خواتین کے عالمی دن پر خواتین کی خوشنودی طبع کیلئے گوہر افشانی فرمادی (آیت النساء ۱۱) کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔

۱۔ مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے۔

میراث کے معاملہ میں یہ اولین ہدایت ہے کہ مرد کا حصہ عورت سے دوگنا ہوتا ہے چونکہ شریعت نے خاندانی زندگی میں مرد پر زیادہ معاشی ذمہ داریوں کا بوجھ ڈالا ہے اور عورت کو بہت سی معاشی ذمہ داریوں سے بری

ذمہ اور سبکدوش کر رکھا ہے۔

۲۔ اگر میت کی وارث دو سے زیادہ لڑکیاں ہوں تو انہیں لڑکے کا تہائی ملے گا۔

۳۔ اگر ایک ہی لڑکی وارث ہے تو آدھا ترکہ اس کا ہے۔

۴۔ اگر میت صاحب اولاد ہے تو اس کے والدین میں سے ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ ملنا چاہیے۔

۵۔ اگر وہ صاحب اولاد نہ ہو اور والدین ہی اس کے وارث ہوں تو ماں کو تیسرا حصہ دیا جائے گا۔

۶۔ اگر میت کے بھائی، بہن بھی ہوں تو ماں چھٹے حصے کی حق دار ہوگی۔

یہ حصے اس وقت نکالے جائیں گے جبکہ وصیت جو میت نے کی ہو پوری کردی جائے اور اس کا قرض اتار دیا گیا ہو۔ یہ سب حصے اللہ نے مقرر کئے ہیں۔

آخری بات جو اس عقلمند نے لکھ دی اس کو ضرور آپ کی نظروں سے گزار دیا جائے۔ تاکہ آپ بھی خرافات سے بچیں۔ لکھتا ہے ''مرد کو مرد ہونے کی بناء پر عورت سے افضل قرار دینا احکام الٰہی کا مذاق اڑانا ہے۔ خدا کے نزدیک تو فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے۔''

ان صاحب قلم نے فضیلت کا معیار ''تقویٰ'' الحجرات کی سورۃ سے لیا۔ اس سورۃ میں آیت ۱۲ ملاحظہ فرمائیں جہاں یہ ارشاد ہوتا ہے۔ ترجمہ: اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تمہارے اندر سب سے زیادہ پرہیزگار (متقی) ہے۔

اس بھلے انسان نے یہ تو لکھ دیا مگر اس کے سیاق وسباق پر غور نہیں کیا۔ یہ آیت کسی ضمن میں نازل ہوئی۔ مختصراً یہ بات ہے کہ اس سے پہلی آیات میں آپس میں تعلقات درست کرنے کی ہدایت ہیں معاشرے کو بہتر بنانے کا معاملہ زیر بحث ہے کہ اللہ سے ڈرو۔ ایک دوسرے کا مذاق نہ اڑاؤ۔ طعنے نہ دو۔ برے القاب سے نہ یاد کرو۔ فسق وفجور سے بچو، کسی کے بارے میں گمان نہ کرو۔ غیبت نہ کرو تجسس نہ کرو وغیرہ وغیرہ جو ان کاموں سے بچتا رہے وہی اللہ کے نزدیک عزت والا ہے اور پرہیزگار ہے اس کی فضیلت زیادہ ہوگی۔

اب تلک جو ہم نے تحریر کیا وہ وہ حقیقتیں تھیں جو اس مجہول انسان کے بیان کا رد کرتی تھیں۔ اب ہم اس موضوع کو قدرے تفصیل سے پھیلاتے ہیں کہ حقوق نسواں یا عورتوں کے حقوق کیا ہیں جو اسلام نے عورت کو عطا کئے۔

اسلام میں عورت کی پوزیشن: مسلمان عورت جو آج غیر مسلم عورت کی طرح اپنے حقوق میں اضافہ کی جدوجہد کیلئے جلسے، تقریریں، سیمینار یں کرنے میں کوشاں ہے۔ ٹھنڈے دل سے یہ سوچے کہ اسلام نے اس کی پوزیشن اس قدر مضبوط کر رکھی ہے کہ اسے مزید کسی چیز کے لئے سرگرداں رہنے کی ضرورت نہیں۔ اسلام تو ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ آپ کے مزید مطالبات جو اجلاس سیمناروں میں پیش کئے جاتے ہیں مثلاً اعلیٰ ملازمتوں میں مردوں کے مساوی

حقوق ۔اسمبلیوں کی نشتوں کا حصول مساوی اعلیٰ ترین تعلیم' نکاح' وطلاق کے سلسلہ میں برابر کے حقوق ۔ان سب کو قرآن اور حدیث پر مکمل ایمان رکھنے والے کے لئے سمجھ لینا بہت آسان ہے ۔آیئے ہم بحیثیت مسلمان ان حقوق ومطالبات کوقرآن وحدیث کی روشنی میں پرکھیں۔

اسلام سے پہلے کی عورت: اسلام سے پہلے دور جاہلیت میں عورت کونفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔لڑکی کے پیدا ہونے کو قابل شرم اور توہین سمجھا جاتا تھا۔لڑکیوں کو بچپن ہی میں زندہ درگور کردیا جاتا تھا۔کسی کواپنا داماد بنانا توہین سمجھا جاتا تھا۔ایام حیض میں عورت کونجس سمجھ کے نہ اس کے ہاتھ کا کھانا کھانا گوارا تھا نہ قریب بٹھانا۔اس کے ساتھ وحشیانہ سلوک روا رکھا جاتا تھا۔اب دیکھنا یہ ہے کہ عورت کو اسلام نے کیا مقام دیا۔

اسلام میں عورت کا مقام: اسلام نے عورت کو اس قدر حقوق عطا کئے کہ ان حقوق کو پالینے کے بعد اب مزید حقوق کے لئے علم برداری گویا اپنے حقوق سے ناواقفیت کا اظہار ہے۔حالانکہ قرآن پاک میں عورتوں کے حقوق کے بارے میں ایک طویل سورہ موجود ہے جسمیں عورتوں کے حقوق پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔اسکے علاوہ لڑکی کو زندہ درگور کرنے والے والدین کو دردناک عذاب سے ڈرا کر عمدہ پرورش ۔اعلیٰ تربیت وتعلیم دلا کر شادی کردینے والے والدین کو جنت کی خوشخبری دی گئی ہے۔اور حضورﷺ نے جنت میں والدین کو اپنے قریب رہنے کا درجہ عطا فرمایا جیسے دو انگلیوں کا درمیانی فاصلہ۔

گویا اسلام نے دور جہالت میں پہلی مرتبہ عورت کو مظالم' بدترین سلوک' کم تر درجہ سے نکال کر ہر طبقے سے مرد کے برابر لاکھڑا کردیا۔عدالت میں بھی مرد کی گواہی کے ساتھ عورت کی گواہی کو مستند قرار دیا۔ایام حیض کی نفرت کو دور کر کے مرد کے ساتھ نشست وبرخاست کو مستحسن قرار دیا۔عذاب وثواب میں بھی عورت کو مرد کے مساوی جزا وسزا کا مستحق ٹھہرایا۔چنانچہ چور مرد اور چور عورت مزید براں زانی مرد اور زانیہ عورت پر یکساں جرم وسزا واجب ٹھہرائی کسی جگہ بھی عورت سے امتیازی سلوک نہیں برتا گیا۔

عورت برابر کا ثواب حاصل کرے۔ ایک دفعہ ایک عورت نے حضورﷺ سے عرض کی کہ یارسول اللہﷺ ہمیں مردوں کے مقابلہ میں زیادہ ثواب حاصل کرنے سے محروم فرمایا۔ارشاد ہوا کیسے عرض کیا کہ عورتوں کو جہاد کرنا ۔جنازہ کو کاندھا دینے کے ثواب کو صرف مرد لے سکتے ہیں عورت نہیں۔حضورؐ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو جہاد۔نماز جنازہ اور جنازے کو کاندھا دینے کے برابر گھر کے کام کاج' بچوں کی تربیت' اپنی عصمت کی حفاظت' خاوند کی خوشنودی' حاصل کرنے میں اجر وثواب رکھ دیا ہے اور عورت کو ثواب کا درجہ حاصل کرنے میں اسقدر آسانی رکھ دی ہے جو مرد کو نہیں ۔کہ عورت گھر کے کام کرے' بچوں کو اچھی تربیت وتعلیم کرے' خاوند کی خوشنودی حاصل کرے اور یہ تمام کام مردوں کے جہاد میں حصہ لینے' جنازے کو کاندھا دینے کے برابر ثواب واجر ہے۔

عورت جنت کی حق دار: امریکہ یورپ پلٹ عورتیں یہاں آکر اپنے اَسٹائل دکھاتی ہیں ۔ رہی سہی کثر ٹیلیوژن نے پورے کردیئے ۔ ان کی حرص میں عورتیں اپنا منصب فراموش کربیٹھیں ۔ اعلیٰ ڈگریاں حاصل کرے ایڈونسمنٹ (ہم اس کو مغربیت کہتے ہیں) میں قدم رکھنے والی عورت جب یہاں کی گھریلو خاتون کو دیکھتی ہیں تو کبھی دبے لفظوں، کبھی حقارت سے کبھی بہ آواز بلند اس کو ''بیک وارڈ'' کہتی ہے۔ آپ ایک ایسی خاتون کا گھر دیکھیں جو صف اول یا دوم کی ملازم ہے گھر کے کام کاج کے ملازم ہیں صبح اٹھتے ہیں ایک شور شرابا گھر میں مچا ہوا ہے۔ خاتون غسل خانے میں غسل ۔ میک اپ ڈریس اپ اور نہ جانے کیا کیا کر رہی ہیں۔ شوہر الگ اپنے کام پر جا رہے ہیں۔ بچے اگر چھوٹے ہیں تو نوکروں کے سپرد ہیں اور پھر سب نکل گئے۔

شام کو جس کی جب مرضی ہوئی واپس آیا۔ خاوند نے اگر کوئی کام کا کہا تو بیگم نے منہ بنایا۔ تھکاوٹ کا بہانہ کیا۔ خاوند کی طرف آنکھیں نکال کر دیکھا۔ بچوں کو ڈانٹا اپنی کمائی اور افسروں سے تعلقات ۔ دفتری کام کی زیادتی کے طعنہ دے، ناشکری کے کلمات منہ سے نکالے شوہر کی ناشکری کی۔

حضور اکرم ﷺ سے حدیث مروی ہے کہ بہترین بیوی وہ ہے جو شوہر کی عدم موجودگی میں گھر میں رہے۔ اپنی حفاظت کرے کوئی ایسا رویہ اختیار نہ کرے جو شوہر کو ناپسند ہو۔ آپؐ نے فرمایا کہ آپؐ نے جہنم میں عورتوں کو کثرت سے دیکھا کیونکہ وہ اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی تھیں خاوند کی ناشکری کے بارے میں ایک اور جگہ آتا ہے کہ حضرت اسما بنت یزید سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ہم کو سلام کیا اور فرمایا تم اچھا سلوک کرنے والے شوہروں کی ناشکری سے بچو'' اس حدیث میں عورتوں کو ناشکری کرنے سے بچنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ ناشکری کرنے والی بیماری عام خواتین میں پائی جاتی ہے یاد رکھو! اکثر عورتیں جہنم میں صرف خاوندوں کی نافرمانیوں اور ناشکری کی وجہ سے جائیں گی۔

عورت گھر کی نگران ہے: ایک عام طعنہ جو آج کل کی عورت شوہر کو دیتی ہے۔ ''مجھے تو گھر کی چوکیداری کے لئے لائے تھے'' اس حدیث کی روشنی میں غور فرمائیے۔

''تم میں سے ہر ایک نگران اور محافظ ہے۔ شوہر اپنے گھر کا نگہبان ہے اس سے گھر کے اندر رہنے والوں کے پیٹ بھرنے اور تن پوشی کے لئے دریافت کیا جائے کہ محنت مزدوری کر کے کیوں نہ سب کے نان ونفقہ کا بندوبست کیا اور عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے۔ شوہر کی عدم موجودگی میں اس کے مال کی نگرانی کرے اپنی عصمت کی نگرانی کرے۔ عورت اپنے شوہر کے گھر اور بچوں کی یکساں نگران ہے اس قسم کی نگرانی جو حدیث شریف میں آتی ہے جب ہی عمل پیرا ہو سکتی ہے جب عورت گھر کی چار دیواری میں رہے۔ ملازمت کرنے سے حق مفقود ہو جاتا ہے۔

یہ حدیث ثابت کرتی ہے کہ شوہر اپنی بیوی کو صرف کھلانے پلانے ہی کا ذمہ دار نہیں ہے بلکہ اس کے دین اور اخلاق کی نگرانی کرنا بھی اس کے ذمہ ہے اور بیوی کی ذمہ داری اس سے دوگنی ہے۔ وہ شوہر کے گھر اور مال کی نگران تو

ہے ہی۔ اس کے بچوں کی تربیت کی خصوصی ذمہ داری بھی عورت پر ہے کیونکہ شوہر تو معاش کے حصول کے لئے باہر ہی رہتا ہے۔ اگر عورت اور مرد معاش کی تلاش کے لئے دونوں باہر چلے جائیں تو مرد تو اپنی ذمہ داری پوری کر رہا ہے مگر عورت کی ذمہ داری کا خانہ خالی رہے گا۔ اس کا جواب روز قیامت کیا دے گی؟

اولاد کی تربیت: اولاد کی تربیت کے بارے میں حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: اولاد کی تربیت اچھے طریقے سے کی جائے۔ صالح اور نیک اولاد تیار کی جائے۔ جب انسان مر جاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے مگر تین عمل ایسے ہیں کہ ان کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے ایک یہ کہ تربیت صدقہ جاریہ ہے دوسرا ایسا علم چھوڑا جائے جس سے دوسرے لوگ فائدہ اٹھا سکیں۔ تیرے نیک نیک اور صالح اولاد جو اس کیلئے دعا کرتی رہے یعنی نیک اور صالح اولاد جس کی تربیت بہتر کی گئی ہو اور وہ پرہیز گار بنتا ہے تو ایسا لڑکا جب تک زندہ رہے گا اس کی نیکیوں کا ثواب بھی والدین کو ملتا رہے گا۔

جنت ماں کے قدموں میں ہے: بحیثیت ماں کے عورت کو اسلام نے وہ درجہ عطا فرمایا کہ کسی دیگر ادیان میں نہیں ہے جس سے مرد بھی نچلے درجہ پر رہ گیا۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ جنت ماں کے قدموں میں ہے ماں کے سپرد جو اولاد کی تربیت کا مرتبہ دیا گیا ہے وہی اس امر پر دلیل ہے لہذا آپ عمدہ ماں بنیں۔ ہم تاریخ میں دیکھیں تو نیک ماؤں نے کیسے جلیل القدر انسان پیدا کئے جیسے شیخ عبدالقادر جیلانی' امام ابو حنیفہ' بابا فرید الدین شکر گنج حضرت علی ہجویری۔ حضرت نظام الدین اولیا' شاہ ولی اللہ' یہ سب نیک ماؤں کی نیک تربیت کا نتیجہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری خواتین کو اپنے اصل فرائض کو بطریق احسن ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ عورتوں کو چاہیے چند روزہ دنیاوی مال ومتاع کے پیچھے نہ دوڑیں نہ حرص کریں۔ کیونکہ آخرت میں بدکردار اولاد سے ماؤں کو ہی شرمندگی اٹھانے پڑے گی۔ کیونکہ روز قیامت اولاد کو ماں کے نام سے پکارا جائے گا۔ مرد کے نام سے نہیں۔ وہاں یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ اے عورت تم نے حقوق نسواں کی علم برداری اعلیٰ ڈگریاں اور تعلقات عامہ کے لئے پاپڑ بیلے۔ یہ ضرور پوچھا جائے کہ بحیثیت بیوی اور ماں کیا تم اپنے فرائض ادا کئے تھے۔

اعلیٰ تعلیم اور عورت: جہاں تک اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا تعلق ہے اسلام اس میں سد راہ نہیں ہے۔ تعلیم کیلئے ہمارے مذہب اسلام نے بہت تاکید کی ہے۔ علم حاصل کرنا ہر مرد اور عورت پر فرض ہے دور رسالت میں کئی عالم اور مفتی عورتیں گزری ہیں خاندان نبوت میں حضرت فاطمہؓ ازواج مطہرات میں حضرت عائشہؓ کے علم وفضل کے بڑے بڑے عالم نہیں پہنچ سکے۔ احادیث صحیحہ نقل کرنے میں حضرت عائشہ سرفہرست ہیں۔ امام حافظ ابن عساکرؒ حدیث کے بڑے امام گزرے ہیں۔ آپکے اساتذہ میں زیادہ تر عورتیں ہی تھیں۔ غزوات میں عورتوں نے بڑا کام کیا' کھانا پہنچایا' مرہم پٹی کی۔ غزوہ خندق میں حضورؐ کی پھوپھی حضرت صفیہؓ نے دو کافروں کو قتل کیا۔ حضرت ام سبطہ غزوہ احد میں پانی بھر بھر

کرلا رہی تھیں۔

دور نبوت کے بعد بھی خلفائے راشدین اور مابعد بے شمار خواتین قرآن ۔ حدیث' فقہ کی زبردست عالم تھیں۔ حضرت رابعہ بصریؒ کے علم وفضل' زہد وتقویٰ سے کون واقف ہیں۔ علم حاصل کرنے سے مراد وہ ضروری علم ہے جس کے بغیر چارہ کار نہیں۔ مگر عام عورت کو بھی نماز' روزہ' زکوۃ' حج کے مسائل کے علاوہ بچوں کی تربیت کھانے پینے' حفظان صحت کے اصول' وضو اور غسل کے مسائل معلوم ہونے چاہیں۔

مگر دور حاضر میں اگر عورت کی جو علم حاصل کرنے میں مثال دی جاتی ہے وہ مغربی افکار کا پرتو ہیں اگر اس سے مراد دنیاوی تعلیم ہے کہ اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے ملازمت کی جائے الیکشن لڑے جائیں۔ اسمبلیوں میں نشستیں حاصل کی جائیں تو اس میں بھلائیوں سے زیادہ خرابیاں موجود ہوتی ہیں۔ مثلاً جب عورت ملازمت کرنے کیلئے گھر سے نکلی تو گھر کی ذمہ داری اسلام کی طرف سے جو اس پر عائد ہوتی ہے وہ اس سے عہدہ برانہ ہو سکے گی۔ اور اس کا گھر اس کے عدم موجودگی میں تباہ ہو جائے گا اس کے علاوہ غیر مردوں سے غیر ضروری گفتگو کے مواقع فراہم ہوتے جائیں گے۔ یہی صورت حال اسمبلیوں میں ہوگی۔ بے پردگی جو اثرات چھوڑے گی اسکے نتائج بڑے قبیح ہوتے ہیں شروع میں تو نظر نہیں آتے مگر آہستہ آہستہ وہ اس طرح رگ وریشے میں سرایت کرتے جاتے ہیں کہ پھر سر پیٹنے کو دل چاہتا ہے۔

قرآن پاک پردے کا سخت حکم دیتا ہے آپ اب چاہیں تو مغربیت کی چاشنی میں قرآن چھوڑ دیں تو ہمیں کیا اعتراض ہے روز قیامت خود جواب دے دیں گے۔ قرآن کہتا ہے کہ بیبیوں (عورتوں سے) کہہ دیجئے کہ نگاہیں نیچی رکھیں۔ لمبی چادریں اوڑھیں۔ اپنی زینت چھپائیں (یعنی جسم کے پوشیدہ حصے) اپنا بناؤ سنگار نہ دکھاتی پھرو۔ اب خود تصور کریں۔ بلکہ جا کر دیکھیں۔ دفتروں' تقریبوں' اسمبلیوں میں جائے والی مستورات کس کس طرح بیوٹی سیلون میں پہلے بال ٹھیک کراتی۔ میک اپ کراتی ہے اپنی زینت جس کے لئے سخت حکم ہے کہ غیر مردوں کو نہ دکھاتی پھرو۔ یہاں ملازمت اسمبلیوں تقریبوں میں جانے والی عورت دلفریب اور خوش نظر آنے کیلئے کیسے کیسے کپڑے پہنتی ہے۔ چادر تو چادر دوپٹہ بھی غائب کر دیا۔ بن سنور کر آنکھوں میں آنکھیں (غیر مردوں سے بات کرنے میں) ڈال کر کیا گلچھڑے اڑاتی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عورت بناؤ سنگھار نہ کرے ضرور کرے مگر غیر محرم کے لئے نہیں جیسا کہ آج ہمارے معاشرے میں عورت دفتر یا شاپنگ' کلب میٹنگ' یا کسی تقریب میں جانے کے لئے کرتی ہے۔ میک اپ یا سنگار صرف شوہر کے لئے کرنا ضروری ہے جس کی اسلام اجازت دیتا ہے۔ مغربیت زدہ عورتوں نے اور اس قسم کی ڈنکے پر چوٹ لگانے والی عورتوں نے بے شمار اسلامی حدود کو توڑ ڈالا ہے۔ جس کی اسلام قطعاً اجازت نہیں دیتا۔...

(باقی صفحہ نمبر ۴۴ پر)